

جو مکتب میں استاد یا اساتذہ کی ہوتی ہے۔

۳۔ طوفانِ حوادث کو مکتب قرار دیتے ہی۔ ان کی تلخی، ناخوشگوازی اور دہشت زائل کر دی اور یہ بتا دیا کہ ان سے مزید علم حاصل کرنا چاہیے اور حوادث کے بغیر علم و تجربہ میں پختگی پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔

۴۔ یہ حقیقت آشکارا کر دی کہ زندگی میں انسان کے لیے کتنے ہی ناخوشگوار واقعات پیش آئیں۔ اگر حقیقت پر نظر ہو تو وہ تمام واقعات درسگاہیں ہیں جن سے سبق سیکھا جاتا ہے تاکہ زندگی زیادہ کامیابی سے بسر کی جاسکے۔

۵۔ لغات۔ بدرا : بہت بُرا۔ امنوس۔

شرح : آہ ! تسلیم و رضا کا مظلوم ہونا اور امنوس ! وفا کی بد حالی، ہم تو اس لیے خاموش ہیں کہ محبوب سے وفاداری پر کوئی حرف نہ آئے اور اس کے رد پر تسلیم و رضا میں خلل نہ پڑے، لیکن اس نے یہ سمجھ لیا کہ ہم میں آہ و فغان کی طاقت ہی نہیں رہی۔ گویا ہم نے جو طریقہ عشق و محبت کے تقاضوں کی بنا پر اختیار کیا، محبوب سمجھتا ہے کہ وہ ہماری بیچارگی و ناتوانی کا نتیجہ ہے۔ ظاہر ہے کہ تسلیم و رضا کی مظلومی اور وفا کی بد حالی اس سے بڑھ کر کیا ہوگی ؟

۶۔ لغات۔ تمکین : تمکن۔ ٹھراؤ، جماؤ، قرار۔

شرح : اگر لالہ و گل ہوا کے راستے پر چراغاں کی حیثیت نہیں رکھتے تو ان کے ٹھراؤ، جماؤ اور قرار کا رنگ پریشاں کیوں ہے ؟

جو چراغ راستے پر جلایا جائے اور راستہ بھی ہوا کا ہو، وہ کبھی طبعی طریق پر روشن نہیں رہ سکتا، برابر جھلکتا رہے گا اور جلد بجھ جائے گا۔ بالکل یہی کیفیت لالہ و گل کی ہے۔ ان کی حیثیت بھی ہوا کے راستے کے چراغوں کی ہے۔ وہ بھی جلد بجھ جانے والے ہیں اور ایسے چراغوں میں قیام و قرار کا رنگ لازماً پریشان ہوگا، یعنی ان کے لیے قیام و بقا کی کوئی صورت نہیں۔ آج کھلتے ہیں، تھوڑی دیر میں پنکھڑیاں ایک ایک کر کے الگ ہو جائیں گی، اور وہ ناپسند ہو جائیں گے۔ اس لیے جو راستہ پریشان ہوگا،